

# کتاب یوایل اور لاودکیائی سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ کلیسیا - نمبر انتالیس

Jeff Pippenger

2026-02-02

## نمبر انتالیس

2024 کی بیرونی الفا بنیاد کی آزمائش کے بعد آنے والی داخلی اومیگا سنگ تاج کی آزمائش، "گھر خزانہ" اور اس میں رکھی جانے والی "غذا" کی تعریف کا تقاضا کرتی ہے۔ یہ آزمائش نبوی ہے، اور اس میں حق کے داخلی اور خارجی خطوط پائے جاتے ہیں۔ کیا جواہر جیمز واٹ کے بقیہ ہیں، یا وہ کلام خدا کی سچائیاں ہیں؟ دونوں ہی ہیں۔

۹/۱۱ کے وقت خدا کی قوم کو بلایا گیا کہ وہ چھوٹی کتاب کو کھائیں اور یرمیاہ کی قدیم راہوں کی طرف لوٹ آئیں، جہاں تب بنیادیں ڈالی گئیں۔ ۹/۱۱ کے وقت یہ دیکھا گیا کہ جب یوحنا کو مکاشفہ باب گیارہ میں ناپنے کو کہا گیا، تو اسے دو چیزیں ناپنے کو کہا گیا۔ اسے ہیکل اور اس کے اندر کے عبادت گزاروں دونوں کو ناپنے کا حکم ہوا۔ اسے یہ بھی کہا گیا کہ وہ صحن کو چھوڑ دے—ایک ہزار دو سو ساٹھ برس کی وہ مدت جس میں غیر قومیں مقدس اور لشکر کو پامال کرتی رہیں۔ مقدس اور لشکر سے مراد ہیکل اور اس کے اندر کے عبادت گزار ہی ہیں۔

2023 میں وہی فرشتہ، جو 9/11 کے وقت نازل ہوا تھا، دوبارہ نازل ہوا اور آدھی رات کی پکار کے پیغام کی مہرگشائی کی، اور پھر 2024 میں یہ بیرونی اساسی آزمائش سامنے آئی کہ آیا علامتِ روم اب بھی رُوبا کو اسی طرح استوار کرتی ہے جس طرح اس نے میلراٹس کے لیے کیا تھا۔

آسمان کی "کھلی کھڑکیاں" ہیکل کی باطنی اومیگا آزمائش کی آمد اور "رجوع" کی دعوت کی نشاندہی کرتی ہیں۔ یہ آزمائش دو علامتوں کی شناخت کا تقاضا کرتی ہے۔ 1844 میں جب تیسرے فرشتے کی آمد ہوئی، اور پھر 9/11 کو دوبارہ، تو یوحنا کو حکم ہوا کہ وہ ہیکل اور اس کے اندر کے عابدین کی پیمائش کرے، یوں 2023 میں ہیکل اور عابدین کی پیمائش کے ایک نبوی عمل کی نشاندہی ہوتی ہے۔ ملاکی یہ سوال اٹھاتا ہے کہ "ذخیرہ خانہ" کیا ہے، اور "خوراک" کیا ہے؟ ملر کے خواب میں یہی سوالات یوں ہوں گے کہ "صندوقچہ" کیا ہے، اور "جواہر" کیا ہیں۔

ملر کا خواب آسمان کے کھلے روزن کو اُس مقام کے طور پر متعین کرتا ہے جہاں کتابِ مکاشفہ، باب انیس کی کلیسیاے ظفرمند کو سفید کتان پہنایا جا کر بلند کیا جاتا ہے تاکہ وہ فوجِ ربِّ الافواج کے سفید گھوڑوں پر سوار ہو۔ یہ کھلے روزن وہ مقام ہیں جہاں کتابِ ملاکی میں مذکور برکت یا لعنت اُنڈیلی جاتی ہے۔ ملر کا کھلا ہوا روزن وہ جگہ ہے جہاں ردی ہٹا دی جاتی ہے اور جواہر صندوقچہ میں جمع کیے جاتے ہیں۔

آسمان کے دریچوں کا پہلا حوالہ واقعہ نوح میں ملتا ہے، اور جب وہ دریچے کھولے گئے تو چالیس دن اور چالیس راتیں بارش ہوئی۔ جب یہ دریچے کھولے جاتے ہیں تو اُٹھ نفوس کشتی میں ہوتے ہیں۔ بحرِ قلزم میں ہپتسمہ نے چالیس برس کی بیابان گردی کا آغاز کیا، یہاں تک کہ یردن عبور کیا گیا۔ بعد ازاں جب مسیح کو اسی مقام پر ہپتسمہ دیا گیا، تو وہ چالیس دن کے لیے بیابان میں بھیجا گیا۔ اور جب وہ جی اٹھا، جس کی تمثیل اُس کے ہپتسمہ میں ملتی ہے، تو آسمان پر چڑھنے سے پہلے اُس نے چالیس دن تک شاگردوں کو تعلیم دی۔

جب کلیسیا، کلیسیاے مجاہدہ سے کلیسیاے ظافرانہ میں منتقل ہوگی، تو تیس سالہ بادشاہ داؤد چالیس برس تک حکمرانی کرے گا۔ کلیسیاے ظافرانہ کی نمائندگی ایک نبی، ایک کاہن اور ایک بادشاہ سے ہوتی ہے۔ وہ نبی جو اس وقت تیس برس کا تھا جب اُس نے اپنی بائیس برس کی خدمت کا آغاز کیا، حزقی ایل تھا، اور اُس نے یہ خدمت اُس وقت شروع کی جب آسمان کھل گئے۔

اور ایسا ہوا کہ تیسویں برس میں، چوتھے مہینے کے پانچویں دن، جب میں دریائے کبار کے کنارے اسیروں کے درمیان تھا، آسمان کھل گئے، اور میں نے خدا کی روپا دیکھی۔ حزقی ایل 1:1۔

تیس برس کی عمر میں یوسف نے بطور کاہن حکومت سنبھالی، اور اُس کا سامنا اسلام کی مشرقی ہوا سے ہوا جو ایک بڑھتا ہوا بحران لے آئی، جس نے مصر—جو سمندر میں لیٹا ہوا اڑدہا ہے—کو ایک واحد عالمی حکومت قائم کرنے کی اجازت دی۔ اُس بحران میں یوسف نے گوشت کو ذخیرہ گاہوں میں جمع کیا۔

جولائی 2023 میں بیابان میں ایک آواز سنائی دی، پھر قبیلہ یہوداہ کے شیر نے نصف شب کی پکار کے پیغام کی مہر کشائی شروع کی۔ 2024 میں اساسی بیرونی الفا آزمائش نے دو طبقات میں تفریق کر دی، اور مہر کشائی کا عمل جاری رہا۔ اب 2026 میں وہ پیکل کی داخلی اومیگا آزمائش آپہنچی ہے جو ایک بار پھر دو طبقات کو جدا کرے گی۔

وہ مقدس ہفتہ جس میں مسیح نے، فرشتہ عہد کی حیثیت سے، بہتوں کے ساتھ عہد کو مضبوط کیا، صحن اور مقام مقدس ہے۔ 22 اکتوبر 1844 سے لے کر اُس وقت تک جب میکائیل کھڑا ہوگا (جیسے کہ وہ اُس مقدس ہفتے کے اختتام پر کھڑا ہوا تھا جب سیفنس کو سنگسار کیا گیا)، قدس الاقداس ہے۔ موسم بہار کی عیدیں اسی مقدس ہفتے میں پوری ہوئیں اور عیدوں کی الفا ہیں، اور موسم خزاں کی عیدیں—پہلے دن عید نرسنگا، دسویں دن یوم کفارہ، اور پھر پندرہویں سے بائیسویں دن تک عید خیام—عیدوں کی اومیگا ہیں۔

اسی طرح وہ نظائر جو دوسری آمد سے متعلق ہیں، اُن کی تکمیل بھی خدمتِ رمزی میں متعین کردہ وقت ہی پر ہونی چاہیے۔ موسوی نظام کے تحت مقدس کی تطہیر، یا روز عظیم کفارہ، ساتویں یہودی ماہ کے دسویں دن وقوع پذیر ہوتا تھا (احبار 29:16-34)، جب سردار کاہن، سارے اسرائیل کے لیے کفارہ ادا کر کے اور اس طرح اُن کے گناہوں کو مقدس سے دور کر کے، باہر نکلتا اور قوم کو برکت دیتا تھا۔ چنانچہ یہ سمجھا گیا کہ مسیح، جو ہمارا عظیم سردار کاہن ہے، ظاہر ہوگا تاکہ گناہ اور گنہگاروں کی ہلاکت کے ذریعے زمین کو پاک کرے، اور اپنے منتظر لوگوں کو فنا ناپذیری کی برکت عطا کرے۔ ساتویں ماہ کا دسواں دن، روز عظیم کفارہ، یعنی مقدس کی تطہیر کا وقت، جو سن 1844 میں بائیس اکتوبر کو آیا، خداوند کی آمد کا وقت سمجھا گیا۔ یہ پہلے سے پیش کردہ دلائل کے ہم آہنگ تھا کہ دو ہزار تین سو دن خزاں میں اختتام پذیر ہوں گے، اور یہ نتیجہ ناگزیر دکھائی دیتا تھا۔

انجیل متی باب 25 کی تمثیل میں انتظار اور اونگھ کے زمانے کے بعد دولہا کی آمد واقع ہوتی ہے۔ یہ امر ابھی پیش کیے گئے دلائل، جو نبوت اور علامتی نمونوں دونوں سے ماخوذ تھے، کے عین مطابق تھا۔ ان دلائل نے اپنی صداقت پر نہایت قوی یقین دلایا؛ اور 'نصف شب کی پکار' کی منادی ہزاروں ایمانداروں نے کی۔

سیلابی موج کی مانند یہ تحریک سرزمین پر چھا گئی۔ شہر بہ شہر، گاؤں بہ گاؤں، اور دُور دراز دیہی مقامات تک یہ پہنچی، یہاں تک کہ منتظر قوم خدا پوری طرح بیدار ہو گئی۔ اس منادی کے سامنے غلو یوں غائب ہو گیا جیسے طلوع آفتاب کے سامنے ابتدائی پالا پگھل جاتا ہے۔ مؤمنین نے دیکھا کہ اُن کے شک و شبہ اور الجھن دور ہو گئی، اور امید و حوصلہ نے اُن کے دلوں کو جان بخشی۔ یہ عمل اُن افراط و تفریط سے پاک تھا جو ہمیشہ اُس وقت ظاہر ہوتی ہیں جب کلام خدا اور روح خدا

کے ضبط کنندہ اثر کے بغیر محض انسانی ہیجان برپا ہو۔ اپنی خو و خاصیت کے اعتبار سے یہ اُن ایام انکسار اور خداوند کی طرف رجوع کے موسموں سے مشابہ تھا جو قدیم اسرائیل میں اُس کے خادموں کی طرف سے ملامت کے پیغامات کے بعد آتے تھے۔ اس پر وہ خصوصیات نمایاں تھیں جو ہر دور میں خدا کے کام کی نشان دہی کرتی ہیں۔ وہاں سرورِ وجدانی بہت کم تھا؛ بلکہ اس کے بجائے عمیق محاسبہٴ قلب، اعترافِ گناہ، اور ترکِ دنیا تھا۔ خداوند سے ملاقات کی تیاری معذب ارواح کا بارِ دل تھی۔ استقامت کے ساتھ دعا اور خدا کے حضور کامل و بے مشروط سپردگی تھی۔ عظیم کشمکش، 400۔

بہاری عیدیں ہفتہٴ مقدس میں پوری ہوئیں، اور پھر عیدِ پنتکست پر ابتدائی یا الفا بارشِ افاضہ کی گئی؛ یوں خزانہ عیدوں میں پچھلی بارش کے افاضہ کی تمثیل ہوئی۔ وہ بہاری عیدیں احبار 23 میں، آیات 1 تا 22 میں بیان کی گئی ہیں۔ خزانہ عیدیں آیات 23 تا 44 میں ہیں۔ 2300 برس سن 1844 تک لے آئے ہیں۔ بہاری عیدوں کے لیے بائیس آیات، اور خزانہ عیدوں کے لیے بھی بائیس آیات۔ باب 23 میں بائیس بائیس آیات کے دو مجموعے ہیں۔

عیدِ نرسنگا ایک انتباہ تھی کہ دس دن بعد عدالت برپا ہوگی، اور عیدِ خیمہ ہائے عارضی اُن گناہوں کی معافی کے باعث شادمانی کی عید تھی جو یومِ کفارہ کے دن بخشے گئے تھے۔ سبت اور عید کے بعد کا آٹھواں دن زمین کے ہزار سالہ آرام سبت کی نمائندگی کرتے ہیں۔

لیکن اے عزیزو، یہ ایک بات تمہاری نگاہ سے پوشیدہ نہ رہے کہ خداوند کے نزدیک ایک دن ہزار برس کے برابر ہے اور ہزار برس ایک دن کے برابر ہیں۔ ۲ پطرس ۸:۳۔

پہلے فرشتے نے عدالت کے افتتاح کا اعلان کیا، اور اس نبوتی سطح پر 1798، جو دانی ایل کا "وقتِ انجام" تھا، عیدِ نرسنگوں کی تکمیل ہے؛ لیکن 11 اگست 1840 کو، 1798 کے پہلے فرشتے کے مہر گشائی شدہ پیغام کو، دوسرے "ہائے" کی پیش گوئی کی تکمیل کے ساتھ، تقویت ملی۔ اسلام، عیدِ نرسنگوں کے اندازی پیغام کا ایک حصہ ہے، جو قریب الوقوع یومِ عدالت کا اعلان کرتا ہے۔

جو دیکھنے کے لیے آمادہ ہیں، اُن کے لیے خزاں کی عیدیں—عیدِ نرسنگا اور عیدِ خیام—الفا اور اومیگا کی عیدوں کی نمائندگی کرتی ہیں، اور درمیان میں عدالت ہے۔ یہ محض اتفاق نہیں کہ یہ عیدیں کتابِ لاویان بابِ تئیس میں متعین کی گئی ہیں۔ تئیس کفارہ کی علامت ہے۔ یہ بھی اتفاق نہیں کہ پہلی عید ساتویں مہینے کے پہلے دن ہوتی ہے اور آخری عید بائیسویں دن اختتام پذیر ہوتی ہے۔ عیدِ نرسنگا عبرانی حروفِ تہجی کے پہلے حرف کی نمائندہ ہے، یومِ کفارہ درمیانی حرف کی، اور عیدِ خیام عبرانی حروفِ تہجی کے بائیسویں حرف کی۔

کتابِ احبار کے بابِ تئیس کی آیات 23 تا 44، 'حقیقت کے ڈھانچے' کے اندر مرتب بائیس آیات پر مشتمل ہیں۔ درمیان میں آنے والا دسویں دن ایک آزمائش کی نشان دہی کرتا ہے، کیونکہ دس آزمائش کی علامت ہے؛ اور یومِ کفارہ وہ دن ہے جب گم گشتہ لوگوں کی بغاوتِ قلمبند بھی کی جاتی ہے اور اس کا تصفیہ بھی کر دیا جاتا ہے، اور اسی بغاوت کی نمائندگی عبرانی حروفِ تہجی کے تیرہویں حرف سے ہوتی ہے۔ عبرانی لفظ 'حقیقت' کا وسطی حرف تیرہواں ہے، اور وہ ساتویں مہینے کے دسویں دن کے ساتھ ہم آہنگ ہے، اور بطورِ سنگِ میل اس میں عبرانی حروفِ تہجی اور اس مخصوص دن کی نبوی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ دس جمع تیرہ تئیس ہوتے ہیں۔ ستر، دس مرتبہ سات کا مجموعہ ہے، اور ساتویں مہینے کا دسویں دن بھی ستر کے برابر ٹھہرتا ہے، جو اختتامِ مہلت کی علامت ہے۔

تب پطرس اُس کے پاس آیا اور کہا، اے خداوند، اگر میرا بھائی میرے خلاف گناہ کرے تو میں اُسے کتنی بار معاف کروں؟ کیا سات بار تک؟ یسوع نے اُس سے فرمایا، میں تجھ سے یہ نہیں کہتا کہ سات بار تک؛ بلکہ ستر بار سات تک۔ متی 18:21، 22۔

اسرائیل قدیم کے لیے چار سو نوے برس منقطع کیے گئے ہیں۔ یہ برس دو ہزار تین سو برسوں میں سے منقطع کیے گئے ہیں اور ان کی نمائندگی ستر ہفتوں سے کی گئی ہے، چنانچہ یسوع نے یہ تعین کیا کہ حد مدت آزمائش چار سو نوے سال ہے، جس کی نمائندگی دانی ایل باب نو میں "ستر" ہفتوں سے کی گئی ہے۔

ستر ہفتے تیرے لوگوں اور تیرے مقدس شہر کے لیے ٹھہرائے گئے ہیں، تاکہ نافرمانی کا خاتمہ کیا جائے، اور گناہوں کا خاتمہ کیا جائے، اور بدی کے لیے کفارہ دیا جائے، اور ابدی راستبازی لائی جائے، اور رویا اور نبوت پر مہر لگا دی جائے، اور نہایت مقدس کا مسح کیا جائے۔ دانی ایل ۹:۲۴۔

عبرانی لفظ جس کا ترجمہ "کٹ دیا جانا" کیا گیا ہے، عہد عتیق میں صرف اسی آیت میں آیا ہے، اور اس کے معنی "متعین" یا "مقرر" ہیں۔ یہ اس لفظ سے مختلف ہے جو عموماً "کٹ دینا" کے طور پر ترجمہ کیا جاتا ہے اور جس کا مفہوم پیدائش باب پندرہ میں عہد کے پہلے مرحلے میں ابرام کے قربانیوں کو کاٹنے کے عمل سے ماخوذ ہے۔ یہ "متعین" اور "مقرر" تھا کہ اسرائیل کو چار سو نوے برس کی مدت آزمائش ملے گی، اور پھر وہ خدا کی عہدی قوم کے طور پر منقطع کر دیے جائیں گے۔ دو مختلف "کٹ جانے" ہیں: ایک وہ جو اس مدت کو مدت آزمائش کے طور پر ظاہر کرتا ہے جو عدد ستر کے وسیلے سے ایک بڑی تعداد میں سے "کٹ کر علیحدہ" کی گئی؛ اور جب یویل کی "نئی مے" ان کے منہ سے "منقطع کر دی جاتی" ہے تو مدت آزمائش اختتام پذیر ہو جاتی ہے۔ عدد ستر مدت آزمائش کے اختتام کی نمائندگی کرتا ہے۔

خزاں کے اعیاد میں عبرانی لفظ "حق" کے تین مراحل موجود ہیں۔ خزاں کے اعیاد کی ابتدا احبار 23:23 میں ہوتی ہے؛ یوم کفارے کا درمیانی نشان، راہ دسویں دن اور تیرہواں حرف پر مشتمل ہے، جو مل کر 23 بنتے ہیں؛ اور عید خیمہ گزینی بائیسویں دن ختم ہوتی ہے؛ پھر عید کے بعد ایک سبت عظیم آتا ہے؛ اور یہ عبارت 23:44 پر ختم ہوتی ہے۔

Leviticus کا مطلب کہانت لاوی ہے۔ بہار کی عیدیں باب 1:23-22 میں بیان کی گئی ہیں، پھر خزاں کی عیدیں 23:23-44 میں بیان کی گئی ہیں۔ بہار کی عیدیں بائیس آیات میں بیان ہوئی ہیں، اور عبرانی حروف تہجی بائیس حروف پر مشتمل ہیں۔ خزاں کی عیدیں بھی بائیس آیات میں بیان کی گئی ہیں۔ عید نرسنگا یوم کفارہ پر عدالت کے نزدیک آنے کا اعلان کرتی ہے۔ پھر عید جھونپڑیوں سات دن تک رہتی ہے، جو ساتویں مہینے کے بائیسویں دن کو اختتام پذیر ہوتی ہے۔ ان سات دنوں میں سے پہلا دن ایک رسمی سبت تھا، اور آٹھواں دن بھی ایسا ہی تھا، جو سات روزہ عید کے بعد والا دن تھا۔ پہلا اور آٹھواں دن آٹھویں دن کو اس آٹھ کی علامت ٹھہراتے ہیں جو سات میں سے ہے۔

بنی اسرائیل سے کہہ کہ: اس ساتویں مہینے کی پندرھویں تاریخ کو خداوند کے لئے سات دن تک عید خیام ہوگی۔ پہلے دن ایک مقدس محفل ہوگی؛ تم اس میں خدمت گزاری کا کوئی کام نہ کرنا۔ سات دن تک تم خداوند کے لئے آگ کے وسیلہ قربانی چڑھانا؛ آٹھویں دن تمہارے لئے ایک مقدس محفل ہوگی؛ اور تم خداوند کے لئے آگ کے وسیلہ قربانی چڑھانا؛ یہ ایک پر وقار اجتماع ہے؛ اور تم اس میں خدمت گزاری کا کوئی کام نہ کرنا۔ ... اور بھی ساتویں مہینے کے پندرھویں دن جب تم زمین کی پیداوار جمع کر لو گے تو تم خداوند کے لئے سات دن تک عید منانا: پہلے دن سبت ہوگا اور آٹھویں دن سبت ہوگا۔ احبار 23:34-36، 39۔

آٹھویں دن کا شعائری سبت، عید جھونپڑیوں کے بعد آنے والے ہزار سالہ سبت کی نمائندگی کرتا ہے۔ قدیم اسرائیل کی چالیس برس تک بیابان میں سرگردانی کی یاد عید جھونپڑیوں کے ایام میں جھونپڑیوں میں سکونت اختیار کرنے سے منائی جاتی ہے، اور یہ نہ صرف افاضہ باران اخیر کی نمائندگی کرتی ہے بلکہ وقت مصیبت یعقوب کی بھی، جب فرشتے خدا کے وفاداروں کو حفاظت کے لیے پہاڑوں اور پہاڑوں کی طرف لے گئے ہوں گے۔

مصیبت کے وقت ہم سب شہروں اور دیہات سے بھاگ نکلے، مگر شہریوں نے ہمارا پیچھا کیا، جو تلوار لیے مقدسین کے گھروں میں گھس آئے۔ انہوں نے ہمیں قتل کرنے کو تلوار اٹھائی، لیکن وہ ٹوٹ گئی اور تنکے کی مانند طاق تھوڑی ہو کر گر پڑی۔ پھر ہم سب نے دن رات چھٹکارے کے لیے فریاد کی، اور وہ فریاد خدا کے حضور پہنچی۔ سورج نمودار ہوا، اور چاند ٹھہر گیا۔ ندیاں بہنا بند ہو گئیں۔ سیاہ، گرانبار بادل اٹھے اور آپس میں ٹکرانے لگے۔ لیکن ایک صاف مقام قائم جلال تھا، جہاں سے خدا کی آواز بہت سے پانیوں کی مانند آئی، جو آسمانوں اور زمین کو ہلا دیتی تھی۔ آسمان کھلتا اور بند ہوتا رہا، اور اضطراب میں تھا۔ پہاڑ ہوا میں ہلتی نے کی مانند لرزے، اور چاروں طرف کھردری چٹانیں اگل دیں۔ سمندر دیگ کی مانند کھولنے لگا، اور خشکی پر پتھر اگلنے لگا۔ اور جب خدا نے یسوع کی آمد کے دن اور گھڑی کا اعلان کیا، اور اپنے لوگوں کو ابدی عہد سپرد کیا، تو اس نے ایک فقرہ فرمایا اور پھر رک گیا، جب کہ وہ کلمات تمام زمین میں گونجتے چلے جاتے تھے۔ وہ نہایت ہیبت انگیز وقار کا عالم تھا۔ ہر فقرے کے آخر میں مقدسین پکار اٹھے: جلال! ہلویہ! ان کے چہرے خدا کے جلال سے منور ہو گئے؛ اور وہ اسی جلال سے ایسے چمکے جیسے موسیٰ کا چہرہ اس وقت چمکا تھا جب وہ سینا سے نیچے اترتا تھا۔ شہری ان پر نظر نہ جما سکے اس جلال کے سبب سے۔ اور جب ان پر، جو خدا کے سبت کو مقدس رکھ کر اس کی تعظیم کرتے رہے تھے، وہ لازوال برکت سنائی گئی، تو درندہ اور اس کی شبیہ پر فتح کی زبردست للکار بلند ہوئی۔

"تب یوبیل کا آغاز ہوا، جب زمین کو آرام ملنا تھا۔" ریویو اینڈ بیرالڈ، 21 جولائی، 1851ء۔

یسوع واپس آتا ہے اور زمین ایک ہزار برس تک آرام کرتی ہے، جس کی تمثیل زمین کے ساتویں برس کے سبت اور یوبیل میں ملتی ہے۔ احبار باب تئیس کی آیت تین میں، انسان کے لیے ساتویں دن کے سبت کو اس باب کی تمہید کے طور پر متعین کیا گیا ہے، جو آٹھویں پر ختم ہوتا ہے (یعنی سات میں سے)، اور وہ آٹھواں زمین کے آرام کے لیے ساتویں برس کے سبت کی نمائندگی کرتا ہے۔

اور خداوند نے موسیٰ سے کلام کیا اور فرمایا: بنی اسرائیل سے کہہ کہ خداوند کی عیدوں کے بارے میں—جنہیں تم مقدس اجتماعات کے طور پر منانے کا اعلان کرو گے—یہی میری عیدیں ہیں۔ چھ دن تک کام کیا جائے، لیکن ساتواں دن آرام کا سبت ہے، مقدس اجتماع؛ اس میں تم کوئی کام نہ کرنا۔ تمہارے سب مکانوں میں یہ خداوند کا سبت ہے۔ احبار 3-23:1۔

باب تئیس کا الفا ساتویں دن کا سبت ہے، اور اس باب کا اومیگا زمین کے ویران رہنے کے ہزار برس ہیں، جن کی تمثیل زمین کے لیے ساتویں سال کے سبت اور یوبیل سے کی گئی ہے۔ اس باب کا الفا بہار کی عیدیں ہیں جو ساتویں دن کے سبت سے شروع ہو کر بائیسویں آیت پر ختم ہوتی ہیں؛ جبکہ اس باب کا اومیگا ساتویں مہینے کے بائیسویں دن پر ختم ہوتا ہے، اور اس کے بعد آٹھویں دن کا رسمی سبت آتا ہے جو زمین کے لیے ساتویں سال کے سبت کی نمائندگی کرتا ہے۔

آیات ایک تا بائیس قدس میں آسمانی سردار کاہن کے طور پر مسیح کے کام کی نمائندگی کرتی ہیں؛ آیات تئیس تا چوالیس اس کے کام کی نمائندگی کرتی ہیں جو وہ قدس الاقداس میں انجام دیتا ہے۔ کتاب احبار کاہنوں کی علامت ہے، اور یہ مسیح کی سردار کاہنی خدمت کی نمائندگی کرتی ہے۔ ساتویں دن کا الفا سبت تخلیق تک واپس جاتا ہے، اور ساتویں برس کا اومیگا سبت نئی بنائی ہوئی زمین تک پہنچتا ہے۔ احبار باب تئیس تاریخی طور پر تخلیق سے بازتخلیق تک محیط ہے۔

نیوی پیغام کی خوشی یا شرمندگی ان لوگوں کی علامت ہے جن کے پاس آدھی رات کی پکار کا پیغام ہے یا اس کی جعلی صورت۔ جب تک اس حقیقت کو بیانے میں شامل نہ کیا جائے، وہ سبب جو شرمندگی پیدا کرتا ہے نظر انداز رہتا ہے۔ جو خالص تیل کے حامل ہیں، اس نکتے سے غافل نہیں رہیں گے۔ خوشی کی نمائندگی ان سے ہے جن کے گناہ مٹا دیے گئے ہیں، اور ان کی نمائندگی ان لوگوں سے ہوتی ہے

جو عیدِ خیام منا رہے ہیں۔

اور کلام مجسم ہوا اور ہمارے درمیان سکونت اختیار کی، (اور ہم نے اُس کا جلال دیکھا، ایسا جلال جیسے باپ کے اکلوتے کا جلال)، فضل اور سچائی سے معمور۔ یوحنا 1:14۔

وہ یونانی لفظ جس کا ترجمہ "dwelt" کیا گیا ہے، "خیمہ زن ہونا" کے معنی رکھتا ہے۔ یسوع مجسم ہوا اور ہمارے ساتھ خیمہ زن ہوا۔ اس نے ہماری انسانی فطرت، ہمارا خیمہ، ہمارا ڈپرہ، ہماری عریش، ہمارا جسم اختیار کیا۔ پطرس نے اسے یوں کہا:

ہاں، جب تک میں اس خیمہ میں ہوں، تمہیں یاد دلا کر بیدار رکھنے کو مناسب سمجھتا ہوں؛ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ مجھے عنقریب اپنے اس خیمہ کو اتار دینا ہے، جیسا کہ ہمارے خداوند یسوع مسیح نے مجھے بتایا ہے۔ ۲ پطرس ۱:۱۳، ۱۴

پولس نے اسے اس طرح بیان کیا:

کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اگر ہمارا یہ زمینی خیمہ ڈھا دیا جائے تو ہمارے پاس خدا کی طرف سے ایک عمارت ہے: ایک ایسا گھر جو ہاتھوں سے بنایا ہوا نہیں بلکہ آسمانوں میں ابدی ہے۔ کیونکہ اسی میں ہم کرایتے ہیں اور شدت سے آرزو رکھتے ہیں کہ ہم اپنے اُس گھر سے ملبس کیے جائیں جو آسمان سے ہے؛ بشرطیکہ ملبس ہو کر ہم برہنہ نہ پائے جائیں۔ کیونکہ ہم جو اس خیمہ میں ہیں، بوجہ تلے دیے ہوئے کرایتے ہیں—یہ نہیں کہ ہم نے لباس ہونا چاہتے ہیں بلکہ یہ کہ ہم ملبس کیے جائیں—تاکہ فانیت حیات سے نگل لی جائے۔ ۲ کرنتھیوں ۵:۱-۴

عیدِ جھونپڑیوں ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کی علامت ہے، جو اُس وقت انجام پاتی ہے جب آسمان کے روزن کھول دیے جاتے ہیں۔ جب ایک لاکھ چوالیس ہزار کے گناہ محو کر دیے جاتے ہیں، تو روح القدس بلا پیمانہ کلیسیاے ظافرہ پر انڈیلا جائے گا۔ ایک لاکھ چوالیس ہزار کے لیے عدالت مکمل ہو جاتی ہے، اور جو مہر بند ہیں وہ روح القدس کی قدرت کے تحت تیسرے فرشتے کی بلند پکار کی منادی کرنے کے لیے نکل کھڑے ہوتے ہیں، جیسا کہ عیدِ جھونپڑیوں میں اس کی نمائندگی کی گئی ہے۔

ہمارا بدن ایک ہیکل ہے، اور ایک خیمہ بھی، یعنی خیمہٴ اجتماع۔ جو لوگ عیدِ خیام منانے کے لیے یروشلم میں جمع ہوئے تھے، وہ یہ جشن منا رہے تھے کہ ان کے گناہ محو کر دیے گئے تھے۔ بیابان میں خیمہٴ اجتماع موسیٰ کے وسیلے قائم کیا گیا، اور آخر میں عیدِ خیام بیابان میں جھونپڑیوں میں رہ کر منائی جاتی تھی، کیونکہ یسوع ہمیشہ انجام کی مثال ابتدا سے دیتا ہے۔

پس آے مقدس بھائیو، آسمانی بلاہٹ کے شریکو، ہمارے اقرار کے رسول اور سردار کاہن یسوع مسیح پر غور کرو؛ جو اپنے مقرر کرنے والے کے لیے وفادار رہا، جس طرح موسیٰ بھی اُس کے سارے گھر میں وفادار تھا۔ کیونکہ اُس کو موسیٰ سے زیادہ جلال کا مستحق ٹھہرایا گیا، اِس لیے کہ گھر بنانے والے کو خود گھر سے زیادہ عزت ہوتی ہے۔ کیونکہ ہر گھر کسی نہ کسی نے بنایا ہے، مگر جس نے سب چیزیں بنائیں وہ خدا ہے۔ اور موسیٰ فی الواقع اُس کے سارے گھر میں بطور خادم وفادار تھا، تاکہ ان باتوں کی گواہی ہو جو بعد میں کہی جانے والی تھیں؛ لیکن مسیح اپنے ہی گھر پر بیٹے کی حیثیت سے؛ جس کا گھر ہم ہیں، بشرطیکہ ہم آخر تک اعتماد اور امید کے فخر کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ عبرانیوں 3:1-6۔

موسیٰ وہ وفادار خادم تھا جسے خدا نے خیمہٴ اجتماع کو برپا کرنے کے لیے استعمال کیا، لیکن مسیح، سردار کاہن اور رسول کی حیثیت سے، خادم موسیٰ سے بڑھ کر جلال کا مستحق ہے۔ ہر گھر—موسیٰ کے خیمہٴ اجتماع سے لے کر سلیمان کے ہیکل تک، بیروڈیس کے چھیالیس برس میں ازسرنو تعمیر کیے گئے ہیکل تک، انسانی ہیکل اپنے چھیالیس کروموسوم کے ساتھ، اور 1798 سے 1844 تک کا میلرانیٹ ہیکل—سب خدا ہی نے تعمیر کیے۔ ہیکل کی مختلف تجلیات کے اس نبوتی تسلسل میں، جو باغِ عدن سے

شروع ہوتا ہے، پھر گناہ کے بعد باغ کے دروازے پر، اور پھر طوفان کے بعد قربان گاہوں پر موسیٰ تک آگے بڑھتا ہے، بنیادی نشان راہ تین ہیں: موسیٰ، مسیح، اور ایک سو چوالیس ہزار۔

موسیٰ اور مسیح قدیم اسرائیل کے الفا اور اومیگا کی نمائندگی کرتے ہیں، اور مل کر انسانیت اور الوہیت کے امتزاج کی نمائندگی کرتے ہیں، جس کی نمائندگی ایک لاکھ چوالیس ہزار بھی کرتے ہیں۔ تیسرے فرشتے کی آمد پر، مکاشفہ باب گیارہ میں، یوحنا کو ہیکل ناپنے کو کہا جاتا ہے، اور اسی فرشتے کی 9/11 پر آمد پر بھی یوحنا کو ہیکل پھر ناپنے کو کہا جاتا ہے۔ دونوں مواقع پر اسے ایک ہزار دو سو ساٹھ ایام کے صحن کو چھوڑ دینے کو کہا جاتا ہے۔ سنہ 2023 میں وہی فرشتہ آیا، اور خدا کے لوگوں کو اب ہیکل ناپنے کے لیے بلایا جا رہا ہے۔ ایک ہزار دو سو ساٹھ ایام، یا تین دن اور آدھا، 2023 میں اختتام کو پہنچے، اور اس وقت سے لے کر اتوار کے قانون سے عین پہلے تک ہیکل کو برپا کیا جانا ہے۔ 2024 وہ سال ٹھہرا جب بنیادیں رکھی گئیں، اور اسی میں بغاوت ایک ایسے گروہ کی صورت میں ظاہر ہوئی جس نے "چھوٹی چیزوں کے دن کو حقیر جانا"، اور اس علامت کی ملر کی شناخت کی مخالفت کی جو روپا کو قائم کرتی ہے۔

پھر خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہوا، فرمایا: زربابل کے ہاتھوں نے اس گھر کی بنیاد ڈالی ہے؛ اسی کے ہاتھ اسے مکمل بھی کریں گے؛ اور تو جان لے گا کہ رب الافواج نے مجھے تمہاری طرف پھینچا ہے۔ کیونکہ کس نے چھوٹی باتوں کے دن کو حقیر جانا ہے؟ کیونکہ وہ شادمان ہوں گے اور زربابل کے ہاتھ میں شاقول کو ان ساتوں کے ساتھ دیکھیں گے؛ وہ خداوند کی آنکھیں ہیں جو تمام زمین میں ادھر ادھر پھرتی رہتی ہیں۔ زکریا 4:8-10۔

ملر کی اس تعیین کو رد کرنا کہ روپا کو قائم کرنے والا روم ہے، بنیادوں کا انکار کرنا ہے، اور یہ "چھوٹی باتوں کے دن کو حقیر جانا" ہے۔ ملرائیٹ تحریک پہلے اور دوسرے فرشتوں کی الفا تحریک تھی، اور ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تحریک تیسرے فرشتے کی اومیگا تحریک ہے۔ یہ الفا سے بائیس گنا زیادہ طاقتور ہے۔ اس نبوی معنویت میں ملرائیٹ تحریک کی بنیادیں "چھوٹی باتوں کے دن" ہیں۔ حبقوق کی دو تختیوں پر پیش کردہ کسی بھی بنیادی صداقت کو حقیر جانا، ہلاک ہونا ہے، کیونکہ دانی ایل باب گیارہ کی آیت چودہ میں جو روپا قائم کی گئی ہے، وہی روپا ہے جس کی نشان دہی سلیمان نے کی تھی۔

جہاں روپا نہ ہو، وہاں لوگ ہلاک ہو جاتے ہیں؛ لیکن جو شریعت کو مانتا ہے، وہ مبارک ہے۔ امثال 29:18۔

سنگ تاج کا روپا حیرت انگیز ہے، کیونکہ یہ واضح کرتا ہے کہ بنیادی سنگ زاویہ ہی سنگ تاج بھی ہے، مگر بائیس گنا زیادہ قوت کے ساتھ۔ 2024 کی الفا بنیادی آزمائش بیرونی عقلی مہر بندی کا پیغام تھی، اور 2026 کی اومیگا ہیکل کی آزمائش باطنی روحانی مہر بندی کا پیغام ہے۔ ان میں سے ایک حیوان کی شبیہ اور اس کے نشان کی تعیین کرتا ہے، اور دوسرا خدا کی شبیہ اور اس کے نشان کی۔ اس اومیگا باطنی آزمائش کی نمائندگی ملر کے خواب کی دو علامتیں کرتی ہیں، جن کی تعریف ایام آخر کے واقعات کے سیاق میں کی جانی چاہیے۔ غلہ خانہ کیا ہے؟ اور غذا کیا ہے؟

ہم ان باتوں کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

یسوع کے زمانے میں ایک یہودی نکاح تین بڑے مراحل میں وقوع پذیر ہوتا تھا، جو اکثر کئی مہینوں یا ایک سال تک پھیلا رہتا تھا۔ پہلا مرحلہ قانونی نکاح تھا جسے مخطوبیت کہا جاتا تھا؛ اسی مرحلے پر نکاح قانونی طور پر قائم ہو جاتا تھا، مگر دلہن اور دلہا جدا رہتے تھے، اور دلہا اپنی دلہن کے لیے جگہ تیار کرنے کو اپنے باپ کے گھر لوٹ جاتا تھا۔ اسی وجہ سے مریم، یوسف کی زوجہ، ان کے اکٹھے رہنے سے پہلے ہی اس کی بیوی کہلاتی تھی۔ اس مدت کے دوران بے وفائی کو زنا شمار کیا جاتا تھا۔

مدتِ انتظار غیر یقینی تھی اور یہ دنوں، ہفتوں یا مہینوں پر مشتمل ہو سکتی تھی۔ یہ غیر یقینی تمثیل کا ایک اساسی عنصر ہے۔ باپ دلہن کی دوشیزگی کی تصدیق کے لیے ایک سال تک بھی انتظار کر سکتا تھا۔ دولہا اپنی واپسی کے عین دن یا ساعت کا اعلان نہیں کرتا تھا، کیونکہ یہ طے کرنا کہ کب واپس آئے اس کے باپ کے اختیار میں تھا، لہذا دلہن کو معلوم تھا کہ نکاح ہونے والا ہے، لیکن کب، یہ معلوم نہ تھا۔ یہ غیر یقینی دانستہ تھی، اور جب تک باپ دولہے کو یہ حکم نہ دیتا کہ جا کر اپنی دلہن لے آئے، تمام متعلقہ امور ٹھہرے رہتے تھے۔

جب باپ کہتا، "جاؤ اور اپنی دلہن لے آؤ،" تو دولہا رات ہی کو دوستوں کے ہمراہ آیا کرتا، نعرے بلند کرتا اور نرسنگا پھونکا کرتا تھا۔ یہ آمد ہمیشہ رات ہی میں ہوا کرتی تھی تاکہ دن کی گرمی میں طویل مسافتیں طے کرنے سے بچا جا سکے، کیونکہ سرزمینِ اسرائیل میں وہ گرمی سخت اور گراں گزرنے والی ہو سکتی ہے۔ مشعلیں اور تیل درکار ہوتے تھے، کیونکہ راہوں میں کوئی چراغ نہ تھا، اور جلوس گھنٹوں تک جاری رہ سکتا تھا۔ قدیم عبرانی شادیوں میں جلوسوں کے دوران جو اصل رسمی اعلان کیا جاتا تھا، وہ یہ تھا: "دیکھو، دولہا آ رہا ہے!"

تمثیل کی کنواریاں (دلہن کی سہیلیاں) کوئی غیر متعلقہ عورتیں نہ تھیں؛ وہ دلہن کی خادمائیں تھیں، جو اُس کے ساتھ منتظر رہتی تھیں، اُن سے توقع تھی کہ جلوس میں شریک ہوں، اور اُن پر یہ ذمہ داری عائد تھی کہ ہر ساعت آمادہ رہیں اور دولہا کے گھر تک راستہ منور کرنے کے لیے اپنا اپنا تیل ہمراہ رکھیں۔ مشعلیں تیزی سے جلتی تھیں، لہذا طویل سفر کی صورت میں اضافی تیل ساتھ لانا ناگزیر تھا۔ تیل کا کوئی باہمی اشتراک نہ تھا۔

قدیم عروسی جلوس اور شادی میں تاخیر معمول کی بات تھی اور ثقافتی اعتبار سے یہ کوئی مسئلہ نہ تھا۔ تاخیر متوقع ہوتی تھی، اور سو جانا معمول تھا۔ امتیاز سونے میں نہیں، بلکہ تیاری میں ہے، بیداری میں نہیں۔ نادان کنواریوں نے اس تاخیر کے لیے ویسی پیش بندی نہ کی جیسی دانشمند کنواریوں نے کی تھی۔ سب سو جاتے تھے، کیونکہ قانونی منگنی سے تکمیل نکاح تک کا عرصہ ایک برس تک بھی ہو سکتا تھا۔

جب جلوس دولہا کے گھر پہنچا، تو ضیافتِ عروسی شروع ہوئی اور دروازہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیا گیا، اور دیر سے آنے والوں کو داخلہ نہ دیا گیا۔ یہ بے رحمی نہ تھی—یہ دستور تھا، کیونکہ دروازہ بند ہو جانے کے بعد جو کوئی بعد ازاں دستک دیتا، اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ جلوس کا حصہ نہ تھا۔

یسوع کوئی نئی تصویری زبان اختراع نہیں کر رہے تھے، اور جیسا کہ وہ اکثر کرتے تھے، انہوں نے اس تمثیل کی کوئی توضیح بھی نہ دی۔ انہیں توضیح دینے کی ضرورت نہ تھی، کیونکہ ان کے سامعین ان تمام ثقافتی جزئیات کو بہ تمام و کمال سمجھتے تھے۔ یسوع کسی مجرد تصور کی نہیں بلکہ ایک حقیقی مشرقی شادی کی نشاندہی کر رہے تھے۔

تفصیلات کو عبرانی شہادت سے، نیز رومی اور یونانی ادوار کے مؤرخین سے، پوری طرح تائید حاصل ہے۔

مشناہ (دوسری صدی عیسوی، تاہم قبل از 70 عیسوی عہدِ پیکل کے رسوم و رواج کو محفوظ رکھنے والی)

تلمود (متاخرہ تدوین، مگر قدیم عملی روایت کو نقل کرتی ہے)

یوسیفس (پہلی صدی عیسوی کا یہودی مؤرخ)

حاکمی عقد از دواج کے عبادتی مراسم اور قانونی مباحث

یونانی-رومی مبصرین یہودیہ

یوسیفس کوئی منقح "شادی کا رہنما دستور" پیش نہیں کرتا، لیکن جن قانونی و ثقافتی تفصیلات کو وہ بطور مفروضہ اختیار کرتا ہے وہ مشنا/تلمود کی تصریحات کے ساتھ بعینہ مطابقت رکھتی ہیں۔ مشنا ہی کلیدی ماخذ ہے۔

یہ تمثیل پہلی صدی کے یہودی سامع پر شدت اثر انداز ہوئی، کیونکہ انجیل متی باب پچیس میں کسی بات کی توضیح کی ضرورت نہ تھی۔ نصف شب کی آمد معمول کی بات تھی، چراغ اور تیل واضح اور لازمی ضروریات تھے، قانونی منگنی اور نصف شب کے جلوس کے درمیان تاخیر متوقع تھی، اور دروازہ بند کر دینا معمول کا طریق کار تھا! جو کنواریاں باہر رہ گئیں وہ شرمندہ ہوئیں، اور یسوع کے عہد کے یہودی سامعین کی نگاہ میں احمق کنواری کی شرمندگی بالکل بجا تھی۔ رسوم سے پوری طرح واقف ہونے کے باعث، یسوع کے سامعین کو احمق کنواریوں سے کوئی ہمدردی نہ ہوتی، کیونکہ ہر شخص جانتا تھا کہ جلوس میں شریک ہونے کے لیے بلائی گئی ہر کنواری پر تیاری کرنا قطعی ذمہ داری تھی۔ یہ حقائق یہودی سامعین پر اس قدر بدیہی تھے کہ یسوع کو تمثیل کی کوئی توضیح دینے کی کبھی ضرورت نہ پڑی۔